عید

فہرست

1. کاپی رائٹس 9
2. پرنٹ کرنے کا طریقہ 10
3. عید 11
4. ضابطہ 12
5. اِنتساب 13
6. دُعا 14
7. رَمضان جا رَہا ہے اور عید آ رہی ہے 15
8. شادی ء مرگ 17
9. آپ گر ہوں قریب عید کے دِن 18
10. سایہ بھی رو رہا ہے اور عید آ رہی ہے................. 20
11. پوچھتے تھے رَقیب عید کے دِن........................ 22
12. لاکر... 24
13. مہک وَفا کی کوئی پھول سے جدا نہ کرے 25

14.ہاتھ سے تحریر شدہ شاعری کا تحفہ 27
15.کھلی نگاہوں سے دیکھا یہ خواب عید کے دِن 28
16.ماموں 30
17.ہِلالِ عید نکلتا تھا جس کلی کے لیے 31
18.بدھو 33
19.چھٹی پر تھے طبیب عید کے دِن 34
20.فرمائش 36
21.جو بوسہ ہاتھ کا بھی عید پر عطا نہ کرے 37
22.حُسنِ فطرت 39
23.شرابِ وَصل کا مل جائے جام عید کے دِن........40
24.خسارہ 43
25.ہمارا ہی نہیں بدنام نام عید کے دِن................44
26.حدِ اَدَب 47
27.ہُوا جو دِل مرا نیلامِ عام عید کے دِن 48
28.عبد.. 51
29.چال اُس شوخ کی جو چلتی ہے 52
30.عید اِس بار جو پردیس میں آئی ہو گی 54

31.یومِ آزادی 59
32.بہارِ عید بھی اَپنے لیے بہار نہیں 60
33.رویتِ ہلال 62
34.بہت رُلائے گا رَنگین باب عید کے دِن 63
35.شاکر 65
36.لبوں سے اُٹھتی ہُوئی چاندنی سے جلتے ہیں 66
37.حضرات ! 69
38.عمر بھر یہ رہی اُمید خدا سے ہم کو 70
39.رائج الوقت 73
40.گُلوں کی سیج ، شِگُوفوں کے ہار دِکھلائے 74
41.مقامِ شکر 77
42.مسرت ، شادمانی ، چاندنی ہے 78
43.نگران رِند 81
44.جسے نہ یار کی ہو پائے دید عید کے دِن 82
45.کتاب خریدیئے 84
46.یہ ہاتھ رُخ سے ہٹاؤ کہ عید آئی ہے 85
47.کیا آپ ٹوئٹر پر موجود ہیں؟ 87

48.تو منہ تو میٹھا کراؤ کہ عید آئی ہے 88
49.ٹیکسٹ فائلیں ڈاؤن لوڈ کیجیے 90
50.بام پر دیکھ کے اُن کو جو ہنسا عید کا چاند.......... 92
51.میری خدمات حاضر ہیں........................ 95
52.غم کے ریلے میں ڈھلے دِل کی دُعا عید کا چاند 96
53.اس کتاب کا مکمل متن حاصل کریں.............. 99
54.مجنوں بہت اُداس ہے اور چاند رات ہے........100
55.اپنی کتاب آن لائن شائع کریں.................102
56.دِل ، رُوح تک اُداس ہے اور چاند رات ہے.....103
57.عید آئی کہے سارا جہاں ، عید مبارَک...........105
58.بندگلی..108
59.عنبر کہے خوشبو سے اَذاں ، عید مبارَک.........109
60.شرط 112
61.بھر آئی آنکھوں میں برسات ، عید قاتل ہے .. 113
62.عدل 116
63.لچکتی کلیوں کی برسات ، عید قاتل ہے 117
64.نیا ایڈیشن ڈاؤن لوڈ کریں.....................120

65.زَخم اَپنانا کتنا مشکل ہے 121
66.عید اور چاند انتخاب 124
67.چاند کو دیکھ کے ملنے کی دُعا نہ چھُوٹے 125
68.وُہ چاند عید کا اُترے جو دِل کے آنگن میں 126
69.ہر ایک ہاتھ پہ چھَپ جاتا تھا کیو فار قیسؔ........ 127
70.تمام رات فقط چاند دیکھتے رہنا.................... 128
71.سنا ہے کروٹیں گنتا ہے چاند ، راتوں کو.......... 129
72.سنا ہے عید کا چاند اُن کی راہ تکتا ہے 130
73.چاند کو ڈُھونڈنے ہم سارے نکلتے ہیں مگر 131
74.قیسؔ کل شب ملایا اُنہیں چاند سے................ 132
75.ایک ہی خواہش کا دورِ پُرسکوں 133
76.چودہویں کا چاند ، نصفِ دِن کا آفتاب 134
77.چاند یاقوت لب کا آئے نظر 135
78.ذِرا سی قوس رُخ کی رِہ گئی پردے سے شب
باہر 136
79.گیسوؤں والا چاند بھی ہو گا 137
80.کھلونے عید پہ جگنو کو لے کے دیتے ہیں........ 138

81. عید پر آنے والے کیا جانیں 139
82. تم آئے کہ خوشیوں پہ عید آ گئی 140
83. جگ منائے گا عید ، دیکھ کے چاند.............. 141
84. وُہ آئیں بام پہ تو پانچ عیدیں پکی ہیں 142
85. حرفِ آخر 143
86. آپ کا شکریہ 144
87. عید مبارک 145

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید

کاپی رائٹس

آپ اس ای بک کو بغیر کسی تبدیلی کے بلا معاوضہ تقسیم کر سکتے ہیں اور اپنے بلاگ یا ویب سائٹ پر بھی رکھ سکتے ہیں۔ دیگر کسی استعمال کے لیے info@SQais.com پر رابطہ فرمایئے۔ شکریہ

Copyrights

You can distribute this ebook unchanged for non-commercial purposes on any medium. For other usage please contact me at info@SQais.com Thanks.

پرنٹ کرنے کا طریقہ

آسانی سے پڑھنے کے لیے آپ اس کتاب کو پرنٹ بھی کر سکتے ہیں۔ اس کی ڈیزائننگ اس طرح کی گئی ہے کہ پرنٹنگ میں کم سے کم کاغذ کا ضیاع ہو۔ پرنٹ کرنے کے لیے:

1۔ اے فور (A4) سائز کا کاغذ استعمال کیجیے۔

2۔ سائیڈ سے مارجن ختم کر دیجیے۔

3۔ پہلے ایک صفحہ پرنٹ کر کے دیکھ لیجیے۔ اگر صحیح پرنٹ ہو جائے تو باقی بھی کر لیجیے۔ شکریہ

عید

(عید، چاند رات پر شاعری)

شہزاد قیس

آن لائن اہتمام

اُردو پبلک لائبریری

www.UrduPublicLibrary.com

ضابطہ

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ ہیں

نام کتاب	عید
شاعر	شہزاد قیسؔ
نظرِ ثانی	خانم شب زیدی
ناشر	یاسر جواد
پرنٹر	ڈیلٹا فوکس پرنٹرز، لاہور
ڈیزائنر	ریاض رحمان
اولین اشاعت	جولائی 2016ء
موجودہ اشاعت	ہفتہ، 24 جون، 2017
قیمت	350/- رُوپے
صفحات	145

اِنتساب

دائمی دِل گرہن کے نام

دُعا

جو آج خوش ہیں اُنہیں ایسی لاکھوں عیدیں ملیں
جو آج اُداس ہیں اُن کی پھر ایسی عید نہ ہو

رَمضان جا رَہا ہے اور عید آ رہی ہے

رَمضان جا رَہا ہے اور عید آ رہی ہے
یا رَب صنم جدا ہے اور عید آ رہی ہے

دِل دَھک سے رِہ گیا جو، یک دَم خیال آیا
اِک سال ہو چلا ہے اور عید آ رہی ہے

حیرت سے دَم بخود ہوں، اِس بار کیا ہُوا کہ
خط تک نہیں ملا ہے اور عید آ رہی ہے

آنکھوں کو ملتے گزریں، جس کی تمام عیدیں
ہاتھوں کو مل رہا ہے ، اور عید آ رہی ہے

پنجرے کو زَخمی کر کے ، اُمید کا کبوتر
دَم سادھ کر کھڑا ہے اور عید آ رہی ہے

بانہوں میں عید ہو گی، جس نے کیا تھا وعدہ
بانہوں میں جا چکا ہے اور عید آ رہی ہے

جانم! اِس عید پر ہم، چلتے ہیں **قیسؔ** کے گھر
دُشمن نے یہ کہا ہے اور عید آ رہی ہے

شادیءمرگ

دیکھ کر عید پر طویل صفیں
مسجدیں ہنستے، ہنستے رونے لگیں

آپ گر ہوں قریب عید کے دِن

آپ گر ہوں قریب عید کے دِن
عرش پر ہوں نصیب عید کے دِن

حُسن والے، شراب یا کہ موت
کوئی تو ہو طبیب عید کے دِن

اُن سے ملنے کی صف نے سمجھایا
یار ہی ہیں رَقیب ، عید کے دِن

ہر کسی کو خدا نصیب کرے
آپ سا اِک حبیب عید کے دِن

قہقہے بانٹتا ہے لوگوں میں
خوبصورت خطیب عید کے دِن

دُنیا والو ! خدارا لے آؤ
دِل کو دِل کے قریب عید کے دن

شکل یہ بھی جنوں کی ہے **قیسؔ**
بن گئے ہم اَدیب عید کے دِن

سایہ بھی رو رہا ہے اور عید آ رہی ہے

سایہ بھی رو رہا ہے اور عید آ رہی ہے
پلکوں پہ خوں جما ہے اور عید آ رہی ہے

وَحشت نے یوں پڑھا ہے، تنہائی کا صحیفہ
دِل سخت بھر گیا ہے اور عید آ رہی ہے

اَشکوں کی دَستکوں سے، بے آس حوصلے کا
دَر ٹوٹنے لگا ہے اور عید آ رہی ہے

یہ ظلم ہے سراسر ، پہلے ہی دِل ہمارا
مر مر کے چپ ہُوا ہے اور عید آ رہی ہے

دِل غم کا ہو سمندر تو رونے کی بجائے
ہنسنا کڑی سزا ہے اور عید آ رہی ہے

میں قابلِ محبت ہُوں ہی نہیں سو مجھ سے
آئینہ بھی خفا ہے اور عید آ رہی ہے

دِل میں کوئی پرندہ، **قیسؔ** آٹھ نو دِنوں سے
ہر سمت دوڑتا ہے اور عید آ رہی ہے

پوچھتے تھے رَقیب عید کے دِن

پوچھتے تھے رَقیب عید کے دِن
اَب کہاں ہے حبیب عید کے دِن

ہنسنے کی کرتے ہیں اَداکاری
مستقل بدنصیب عید کے دِن

آئینوں سے کہاں تک عید ملیں
ہر گھڑی ہے مہیب عید کے دِن

آئینہ سال بھر رَہا ہمزاد
پر لگا کچھ عجیب عید کے دِن

چشمِ پُر نم کی تہہ میں ڈُوب گیا
چاند سا اِک حبیب عید کے دِن

چل رَہا ہے قلم، رَواں ہیں اَشک
بااَدَب، "بے نصیب" عید کے دِن

خود کشی سے جو روکا اُس کو قیسؔ
رو پڑا اِک غریب عید کے دِن

لاکر

چھپا کے عیدی میں اُن کو دِیا ملن کا پیام
اُنہوں نے پرس میں امی کے عیدی رَکھوادی

مہک وَفا کی کوئی پھول سے جدا نہ کرے

مہک وَفا کی کوئی پھول سے جدا نہ کرے
کروں میں عید ترے بن کوئی خدا نہ کرے

جو چاند دیکھیں تو ہونٹوں کے چار چاند ملیں
سِوائے شکر کے پلکوں سے کچھ گرا نہ کرے

گلے ملیں تو کئی صدیوں تک سُکوت رہے
رُکیں یوں گردِشیں دَھڑکن تلک چلا نہ کرے

وُہ بازُو کیا جو سمیٹیں نہ عمر بھر تجھ کو
وُہ سر ہی کیا، ترے زانو پہ جو رَہا نہ کرے

تری جبیں پہ مرے لب قنوتِ عشق پڑھیں
کسی کی تیرے سِوا جسم اِقتدا نہ کرے

وِصال و ہجر تو مولا کی دین وُہ جانے
نماز پیار کی دَھڑکن کبھی قضا نہ کرے

جدائی ہو تو مری عمر تجھ کو لگ جائے
وُہ قیسؔ کیا جو حیات عشق میں فنا نہ کرے

ہاتھ سے تحریر شدہ شاعری کا تحفہ

ہر ماہ محدود تعداد میں اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی شاعری یا کتاب دوستوں کی خدمت میں قرعہ اندازی کے ذریعے پیش کی جاتی ہے۔اگر آپ یہ تحفہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس ای میل پر رابطہ کیجیے

Gift@SQais.com

کھلی نگاہوں سے دیکھا یہ خواب عید کے دِن

کھلی نگاہوں سے دیکھا یہ خواب عید کے دِن
پڑھیں وُہ زانو پہ میرے کتاب عید کے دِن

خدایا ہجر گزیدوں کا یہ سہارا بنے
میں لکھ رہا ہوں جدائی کا باب عید کے دِن

ہِلالِ عید کا منہ چوم لو کہ اِس کے طفیل
زَمیں پہ دیکھے کئی ماہتاب عید کے دِن

حسین ہاتھوں نے جادُو حنا کا اَوڑھ لیا
جمالِ یار پہ صدقے گلاب عید کے دِن

گلابی رَنگ کی ظالم سے کی جو فرمائش
گلابی رَنگ کا پہنا نقاب عید کے دِن

کتاب بھیجی اُنہیں " عید ملنا واجب ہے "
وُہ سب سے عید ملے بے حجاب عید کے دِن

کتاب بھیج تو دُوں قیسؔ، " بوسہ واجب ہے "
نہ جانے کیا بنے اِس کا جواب عید کے دِن

ماموں

سب چندا ماموں دیکھ کے ملنے لگے ہیں عید
ہم کو ہمارے چاند نے " ماموں " بنا دیا

ہِلالِ عید نکلتا تھا جس کلی کے لیے

ہِلالِ عید نکلتا تھا جس کلی کے لیے
کلی وُہ توڑ لی میں نے تیری گلی کے لیے

یہ کہہ رہا ہے زَمانہ کہ عید اَچھی ہے
کھو زَمانے سے لیکن نہ ہر کسی کے لیے

دَھنک، گلاب، گُہر، تتلی، اَبر، عید کا چاند
پڑیں گے کم مرے دِلبر کی "سادگی" کے لیے

بروزِ عید نگاہیں جھکا کے چلنا دوست
یہ اِحتیاط ضروری ہے زِندگی کے لیے

غریب لوگوں کا تحفہ کچھ اور کیا ہو گا
یہ عید کارڈ ہی بھیجا ہے ہر کسی کے لیے

وُہ آئے گھر میں اور ایسے کہ میں نے جان لیا
سدا ضروری نہیں چاند، چاندنی کے لیے

بروزِ عید جسے دیکھنا نصیب نہیں
لکھا ہے قیسؔ یہ شعر اَشکوں نے اُسی کے لیے

بدھو

عید کی رات تھک کے گھر لوٹا
غم نے پاؤں دَبائے چپ کر کے

چھٹی پر تھے طبیب عید کے دِن

چھٹی پر تھے طبیب عید کے دِن
مر گئے کچھ غریب عید کے دِن

نازُک اِحساس لوگ چڑھتے ہیں
زِندہ زِندہ صلیب عید کے دِن

بُت بھی صف باندھ لیں عقیدت سے
حُسن ہو گر خطیب عید کے دِن

گُلِ تر تم کو ، زَخم ہم کو ملیں
جس کے جیسے نصیب عید کے دِن

یار تو یار ، ایسی وَحشت تھی
یاد آئے رَقیب عید کے دِن

غمِ فرقت بڑھا جو حد سے تو
مر گئی عندلیب عید کے دِن

اہلِ دِل باقی مر چکے ہیں **قیسؔ**
اور ہم عنقریب عید کے دِن

فرمائش

کسی نے پوچھا کہ کیا بھیجوں تو خوشی ہو گی؟
بغیر سوچے کہا" بے حسی " بڑی بوتل!

جو بوسہ ہاتھ کا بھی عید پر عطا نہ کرے

جو بوسہ ہاتھ کا بھی عید پر عطا نہ کرے
کسی کا ایسا صنم ہو کبھی خدا نہ کرے

نجانے چاندنی میں کون کون دیکھے اُسے
اُسے کہو کہ نئے چاند کو تکا نہ کرے

شریر بھائی بھی ہو سکتا ہے سہیلی کا
سو اَپنا عکس سہیلی کو بھی دِیا نہ کرے

اُسے کہو کہ کئی مور غور کرتے ہیں
نقاب اَوڑھ کے بھی شہر میں چلا نہ کرے

یہ عورتیں نہ کریں ذِکر اَپنے مردوں سے
حجاب اُتار کے عید اُن سے بھی ملا نہ کرے

اُسے کہو اِنہی بچوں کو چومتے ہیں بڑے
سو بوسے عید پہ بچوں کے بھی لیا نہ کرے

کسی کے ہاتھ ہمیں **قیسؔ** کل پیام آیا
ہم اُس کے کچھ نہیں سو مشورے دِیا نہ کرے!

حُسنِ فطرت

لبوں کی قوس ہے چندا سی ، چاند سے اَبرُو
سو چار چاند تو اُن کو لگے لگائے ہیں

شرابِ وَصل کامل جائے جام عید کے دِن

شرابِ وَصل کامل جائے جام عید کے دِن
تو رِند کھل کے کریں اِہتمام عید کے دِن

کچھ اہلِ عشق ہیں روزے سے چاند دیکھ کے بھی
ذِرا سا آیئے بالائے بام عید کے دِن

بہارِ عید ہے مینائے حُسن کی مستی
دُھلے گلاب لگیں خاص و عام عید کے دِن

یہ ننھی پریاں پرستاں سے سج کے آئی ہیں؟
یہ ننھے غنچے ہیں کس کے غلام عید کے دِن

نئے لباس پہن کر سب اِس لیے آئے
کہ وُہ کرائیں گے دیدارِ عام عید کے دِن

بس اَپنے چاند پہ نظریں جمائے رَکھنا ہے
کہاں ہے عاشقوں کو اور کام عید کے دِن

سجے، سجائے حسیں رَب کا نام لیں تو لگے
کہ پڑھ رہا ہو کوئی رام رام عید کے دِن

خوشی ہے عید کی یا اَپنے حُسن پر مغرور
وُہ چل رہے ہیں بہت خوش خرام عید کے دِن

وُہ توبہ کر چکے روزوں میں یا اِلٰہی کیا ؟
کیا ہے پردے کا خوب اِنتظام عید کے دِن

مٹھائی دینے سے اُن کی مراد یہ نہ ہو
بغیر بوسہ بنو شیریں کام عید کے دِن

وُہ بھول جانے کی قربانی مانگ لیں نہ قیسؔ !
ذِرا زِیادہ ہی ہیں خوش کلام عید کے دِن

خسارہ

نہیں یہ عیدی کی اَدنیٰ رَقم کی بات نہیں
بڑے کیا ہو گئے وُہ پیار بھی نہیں ملتا

ہمارا ہی نہیں بدنام نام عید کے دِن

ہمارا ہی نہیں بدنام نام عید کے دِن
ہر اِہلِ عشق کا اَنجام جام عید کے دِن

شراب سے ہوں شرابور جیسے چست گلاب
کھڑے ہیں مست بدن گام گام عید کے دِن

ہیں عید ملنے کی فہرست میں کئی گھپلے
کہ بالا بالا ہیں گمنام ، نام عید کے دِن

کمند عقابوں پہ ڈالیں حسین زُلفیں کئی
بنے ہیں پھول سے اَندام دام عید کے دِن

حجاب میں بھی کوئی بھینٹ لے کے چھوڑیں گے
پڑھیں نگاہوں سے جو رام رام عید کے دِن

کہیں وُہ عید پہ جو ہنس کے کون سا وَعدہ ؟
بڑھانے لگتے ہیں بادام دام عید کے دِن

کسی کی یاد دَبانے میں ، میں نہیں تنہا
کیا ہے سب نے یہ ناکام کام عید کے دِن

غریب پلکوں کا منہ موتیوں سے ہے لبریز
ملا یوں دید کا اِنعام ، عام عید کے دِن

وُہ جن کا گر گیا آنچل زَمیں پہ ہنستے ہُوئے
اُنہی کا جپتے ہیں اَصنام نام عید کے دِن

نجانے دیکھا ہے کیا کیا تراشتے زُلفیں
کہ چھوڑتے نہیں حجام جام عید کے دِن

کہا بھی **قیسؔ** دَروغہ کو وُہ رَہا دِل چور
کہاں پہ کرتے ہیں حکام کام عید کے دِن

حدِ اَدَب

چیٹ دو گھنٹے اور بھی کر لو
نیٹ پہ تم عید مل نہیں سکتے

ہُوا جو دِل مرا نیلامِ عام عید کے دِن

ہُوا جو دِل مرا نیلامِ عام عید کے دِن
کسی کا ہو گیا بدنام نام عید کے دِن

طلب سے بڑھ کے رَسد حُسن کی ہُوئی لیکن
دِلوں کے پھر بھی لگے عام دام عید کے دِن

مے ءِ وصال سے ہیں مست کون خوش قسمت
ہُوئے نہ ہم سے تو گلفام، رام عید کے دِن

نمازِ عید میں مسجد میں پڑھ نہیں سکتا
کہ مجھ کو ہوتا ہے اِک کام شام عید کے دِن

شرابِ عید کی نیت یوں باندھیے صاحب
جمالِ یار تیرے نام جام عید کے دِن

لبوں کی خوشبو ملا کر حلال کر ساقی
نہ رِندِ خاص کو دے عام جامِ عید کے دِن

جہاں میں "دید مبارَک" کا شور مچنے لگا
وُہ آئے جونہی لبِ بامِ عام عید کے دِن

رَقیب قرب کا دَعویٰ کریں نہ گالی پر
کہ وُہ تو دیتے ہیں دُشنام عام عید کے دِن

بدن کے رَقصاں گلابوں میں ہو دِہکتی شراب
چمن میں چلتے ہیں یوں جام فام عید کے دِن

چھری بغل میں یقینی ہے کچھ حسینوں کی
بھلے پڑھیں نہ پڑھیں رام رام عید کے دِن

سب اُن کے گھر کی ہَوا کھا کے لوٹتے ہیں **قیسؔ**
کہ وُہ تو کرتے نہیں کام شام عید کے دِن

عید

خدا کے بندوں کو جو فائدہ نہیں دیتا
نمازِ عید بھی مسجد میں وُہ اَدا نہ کرے

چال اُس شوخ کی جو چلتی ہے

چال اُس شوخ کی جو چلتی ہے
عید کی زِندگی بدلتی ہے

بن سنور کے وُہ جب نکلتے ہیں
دیکھ کر عید آنکھیں ملتی ہے

عید لونڈی تمہارے گھر کی جان!
عید ٹکڑوں پہ تیرے پلتی ہے

یار تو یار اُس کی جوتی سے
ملکہ ء حُسن خوب جلتی ہے

نسخہ لکھ کر طبیب کہنے لگا
عاشقی جان لے کے ٹلتی ہے

عید پر مضطرب میں غربت میں
کروٹیں گھر میں وُہ بدلتی ہے

اِہلِ دل ہوش میں تب آتے ہیں
قیسؔ جب چاند رات ڈھلتی ہے

عید اِس بار جو پردیس میں آئی ہو گی

عید اِس بار جو پردیس میں آئی ہو گی
یار نے ہچکیاں لے لے کے منائی ہو گی

چاند بھی بام پہ ماتم کناں آیا ہو گا
بزمِ غم قطبی ستارے نے سجائی ہو گی

قبرِ اِحساس کی دِل میں کوئی ٹُوٹی ہو گی
سُرخ، اُداس آندھی خیالات پہ چھائی ہو گی

آخری روزہ بھی اَشکوں سے ہی کھولا ہو گا
چاند نے غم کی جھڑی دِل میں لگائی ہو گی

پہلے تو اُس نے گنے ہوں گے کئی سو تارے
پھر دَوا نیند کی اُٹھ کر کوئی کھائی ہو گی

عید کے روز پریشاں نے اَذاں سنتے ہی
مشرقی سمت نئی شمع جلائی ہو گی

خود کو بازُو کے سہارے سے سنبھالا ہو گا
ایک " بے بس " کی قسم یاد دِلائی ہو گی

گھر مری مرضی کے پردوں سے سجایا ہو گا
میری من چاہی کوئی شے بھی بنائی ہو گی

رَنگ بھی میرا پسندیدہ ہی پہنا ہو گا
اور خوشبو بھی مری بھیجی لگائی ہو گی

پہلے خود اَپنے سراپے کو سراہا ہو گا
آنکھ پھر عکس سے اَپنے ہی چرائی ہو گی

ہاتھ پہ قیس بہت ہلکی حنا سے لکھ کر
اُس پہ حسرت میں گندھی مہندی چڑھائی ہو گی

سابقہ عید کی شوخی پہ ہنسی آتے ہی
لب چباتے ہُوئے آنکھ اُس نے جھکائی ہو گی

جب غزل کھول کے "تعویذ" پڑھی ہو گی مری
چیخ مشکل سے کلیجے میں دَبائی ہو گی

چپکے سے پھر مجھے نیٹ پر کہیں ڈُھونڈا ہو گا
رُخ پہ حیرت یہ غزل پڑھتے ہی چھائی ہو گی

بے بسی اُس کی اُداس آنکھوں سے ٹپکی ہو گی
تیسری روٹی بھی جب اُس نے جلائی ہو گی

"کس کی یاد عید پہ رَکھتی ہے اُداس اِتنا تمہیں"؟
امی کا کہہ کے ذِرا بات بنائی ہو گی

اَپنے پلّو سے مری یاد کو پونچھا ہو گا
جھوٹے غازے کی ہنسی رُخ پہ سجائی ہو گی

سر بھی پھر ناز سے شوہر کا دَبایا ہو گا
آنکھ چبھتی ہُوئی خود پر سے ہٹائی ہو گی

پھر بڑی تیزی سے کچھ کام سمیٹے ہوں گے
ایک چادَر ہی کئی بار بچھائی ہو گی

غالبا غیر شعوری سے کسی جذبے سے
چائے شوہر کو بہت کالی پلائی ہو گی

عقل بولی کہ نہیں عید صنم کی ایسے
دِل بضد ہے کہ نہیں ایسے ہی آئی ہو گی

یا تو اِحساسِ ندامت نے رُلایا ہو گا
یا غزل **قیسؔ** کی شوہر نے سنائی ہو گی

یومِ آزادی

شوّال کی یکم ہے مسلمانوں کے لیے
شیطان کے لیے تو یہ 14 اگست ہے

بہارِ عید بھی اَپنے لیے بہار نہیں

بہارِ عید بھی اَپنے لیے بہار نہیں
اِس عید پر تو کسی کا بھی اِنتظار نہیں

ہر عید کارڈ پہ لکھ دو یہ شعر سونے سے
جو عید ملنے نہ آئے وُہ یار ، یار نہیں

پری یا حور سے تشبیہ نہ دو اُن کی تو
کنیزوں میں بھی پری ، حور کا شمار نہیں

وُہ آج عید مبارَک کو ایک لحظہ رُکے
پھر اُس کے بعد کہا رَسم ہے یہ پیار نہیں

کہا جو حُسن ستاتا ہے آپ کا ہم کو
وُہ بولے پھول کا خوشبو پہ اِختیار نہیں

ثبوتِ عشق میں رَکھا جو پاؤں میں دیوان
تو ہنس کے کہتے ہیں شاعر کا اِعتبار نہیں

" صنم شناسی " کسی قیسؔ کو نہیں آئی
کہ جس پہ مرتے ہیں یہ وُہ وَفا شعار نہیں

رویتِ ہلال

نگاہیں ہر گھڑی تسبیح میں مصروف رہتی ہیں
اِسی سندر گلی میں حُسن کا معبود رِہتا ہے

ستارو ! عید کا پیغام تم کو ہم نے دینا ہے
کہ اَصلی چاند اَپنے سامنے موجود رہتا ہے

بہت رُلائے گا رَنگین باب عید کے دِن

بہت رُلائے گا رَنگین باب عید کے دِن
نہ کھول بیٹھنا دِل کی کتاب عید کے دِن

کمال یہ بھی ہے کہ وُہ کمال کی شے ہے
کمال تر ہے کہ اُترا حجاب عید کے دِن

ذِرا سا آپ بھی شرمانا چھوڑیئے صاحب
ذِرا سے ہوتے ہیں سب ہی خراب عید کے دِن

لغت میں عشق کی کنجوس اُس کو کہتے ہیں
جو بوسے بوسے کا رَکھے حساب عید کے دِن

نشے میں نام نہ ہرجائی کا بتا دینا
ستم زَدو ! ذِرا ہلکی شراب عید کے دِن

گداز پاؤں اَبھی پالکی سے نکلا تھا
حسین ہو گئے سب آب آب عید کے دِن

بچھادیں غزلیں سبھی قیسؔ اُن کے رَستے میں
کہ پاؤں دَھر کے کریں اِنتخاب عید کے دِن

شاکر

چھوٹے نوٹوں کی تازہ گڈی سے
بانٹ کر عیدی یہ کیا محسوس

شکریہ ہنس کے جتنا مرضی کہیں
بچے اَندر سے خوش نہیں ہوتے

لبوں سے اُٹھتی ہُوئی چاندنی سے جلتے ہیں

لبوں سے اُٹھتی ہُوئی چاندنی سے جلتے ہیں
ہمارے پنکھ کسی پنکھڑی سے جلتے ہیں

بھڑک وُہ اُٹھتے ہیں جب چاند رات آتی ہے
کچھ ایسے دِل جلے جو چاند ہی سے جلتے ہیں

حنا شریف بچی اِتنی شوخ ہاتھوں پر
کہ شوخ تتلی کے پر، جل پری سے جلتے ہیں

بہت ہی پیار سے اِہلِ حسد سے یہ کہیے
جو " آگ سے بنے"، وُہ آدمی سے جلتے ہیں

یہ کہہ کے صاف بری ہو گئے سب اِہلِ خرد
پتنگے پیار میں اَپنی خوشی سے جلتے ہیں

کنویں کی اَندھی گھٹن میں خیال کے جگنو
چمکنا چاہیں تو پر روشنی سے جلتے ہیں

فُضول رَسموں پہ اَب گفتگو ضروری ہے
بتانِ وِہم و گماں ، آگہی سے جلتے ہیں

بہت سکون سے شکوے کو سننا حکمت ہے
کہ رِشتے دِل میں دَبی آگ ہی سے جلتے ہیں

لطیف نکتہ ہے شاید بیان ہو پائے
خوشی کو ترسے ہُوئے ہی خوشی سے جلتے ہیں

بروزِ عید فقط میں نماز پڑھتا ہوں
اور اُس پہ لوگ میری بندگی سے جلتے ہیں

لہو سے شعر لکھے **قیسؔ** لوحِ دِل پہ جبھی
وَفا کے دیپ میری شاعری سے جلتے ہیں

حضرات !

جانے کب عید کا بتائیں گے
ٹی وی کے آگے بیٹھ جاتے ہیں

ماہرِ فلکیات پیچھے ہٹ !
چاند تو مولوی چڑھاتے ہیں

عمر بھر یہ رہی اُمید خدا سے ہم کو

عمر بھر یہ رہی اُمید خدا سے ہم کو
کاش مل جائے وُہ اِس عید دُعا سے ہم کو

حوصلہ رَکھیے ، دُعا کیجیے ، مایوس نہ ہوں
دیر تک دیتا رہا چاند دِلاسے ہم کو

ذات کے خول میں تنہا سہی محفوظ تو ہیں
اَجنبی ! کر نہ جدا جھوٹی اَنا سے ہم کو

چاند اِنسان سے ناراض نظر آیا ہمیں
پھول تتلی سے لگے قدرے خفا سے ہم کو

"ہاتھ سے روکتے ہیں" سب کو وَفاداری سے
زَخم اِتنے لگے منحوس وَفا سے ہم کو

دِل بجھا ہو تو تمنا ہی کہاں رِہتی ہے
اَب کسی شے سے غرض ہے نہ خلا سے ہم کو

نہ خطا ہوتی نہ یہ گلشنِ ہستی کھلتا
شیخ کیوں روکتا رہتا ہے خطا سے ہم کو

جسم کی قوس یا سرخی میں کہاں ایسا سُرُور
جھرجھری آتی تھی بس اُن کی حیا سے ہم کو

قیسؔ عدت کو بھی مدت ہُوئی ہے ختم ہُوئے
پھر یہ دُنیا کیوں بلاتی ہے اَدا سے ہم کو

رائج الوقت

بطور عیدی سنایا جو شعر کہنے لگے
بجائے میٹھے کے مجھ سے نہ مار کھا لینا

کڑکتے نوٹوں کی عیدی نکالو **قیسؔ** میاں !
جو بھیک مانگے اُسے شعر یہ سنا دینا

گُلوں کی سیج ، شِگُوفوں کے ہار دِکھلائے

گُلوں کی سیج ، شِگُوفوں کے ہار دِکھلائے
صنم خدا تجھے عیدیں ہزار دِکھلائے

ہنسی ، قرار ، تمنا ، سکون ، عشق ، وَفا
قدم قدم پہ خوشی کی بہار دِکھلائے

تمام سال رہے عید جیسا میٹھا منہ
گلاب جامن و برفی سا پیار دِکھلائے

صبا ، مہکتے ہُوئے بوسے رَکھے گالوں پر
تھرکتی تتلی دَھنک خوشگوار دِکھلائے

ہماری عید نہیں دیدِ ماہ پر موقوف
ہمیں تو چہرہ وُہی شاہکار دِکھلائے

ہمیشہ ٹھہرا رہے وَقت شاد لمحوں میں
خوشی کی خاص گھڑی بار بار دِکھلائے

زَمانہ " چاند نظر آ گیا " پکارے گا
گلابی چہرہ جو زُہرہ نگار دِکھلائے

عَرُوسِ گُل، چمن آرا، پری، شگوفہ جمال!
ہر عید مولا تجھے خوشگوار دِکھلائے

چمن میں یاد کروں ہائے اُس کو تو قسمت!
کلی سے تتلی کے بوس و کنار دِکھلائے

تمھیں دِکھائے خدا نورِ عید و ماہِ تمام
تمہاری دید مجھے کردِگار دِکھلائے

حسین لڑکیو ! تم تو کباب ہو جاؤ
ذِرا سی شان جو وُہ شاندار دِکھلائے

کوئی نہ قیسؔ جچا اَپنی سانولی کے بعد
جہاں نے چہرے ہمیں بے شمار دِکھلائے

مقامِ شکر

پھر سے گر ہو گئی ہیں دو عیدیں
کس لیے آپ محوِ وَحشت ہیں

فرقے جس قوم کے بہتّر (72) ہوں
اُس میں دو عیدیں تو غنیمت ہیں

مسرت،شادمانی،چاندنی ہے

مسرت ، شادمانی ، چاندنی ہے
بروزِ عید بس تیری کمی ہے

تری زُلفیں میری شاداب راتیں
تیرا چہرہ بہارِ زندگی ہے

جمالِ یار کو دیکھا تو جانا
عطا کرنے میں رَب کتنا سخی ہے

ترے چلنے سے دَھڑکن چل رہی ہے
تمہارا قہقہہ دِل کی خوشی ہے

چمکتے کپڑے لے کر کیا کروں گا
کہ عید اَپنی کمالِ سادگی ہے

خدا کے واسطے آنچل سنبھالو
ہماری اُنگلی دانتوں میں پھنسی ہے

فرشتوں نے میرے بند آنکھیں کر لیں
وُہ میرے سامنے کچھ یوں کھڑی ہے

بہت مغرور و خود سر شیرنی بھی
ذرا تنہا ہُوئے تو ڈَر گئی ہے

ہر اِک مسلک سے مجھ کو ہے محبت
ہر اِک فرقے میں اِک لڑکی پری ہے

کئی دِن میں لکھی ہے میں نے صاحب
غزل جو سرسری تم نے پڑھی ہے

کوئی ترکیب ڈُھونڈیں وَصل کی **قیسؔ**
کہ اَب تو عید سر پہ آ گئی ہے

نگرانِ رِند

عید کے عید جو شراب پییں
اُن کو مے خوار کہہ نہیں سکتے

جسے نہ یار کی ہو پائے دید عید کے دِن

جسے نہ یار کی ہو پائے دید عید کے دِن
اُسے تو لگتے ہیں سب ہی یزید عید کے دِن

اگر وُہ عید ملیں گے تو کان میں اُن کے
کہیں گے چپکے سے ہل من مزید عید کے دِن

ذِرا سی دیر کو مرضی ضرور کرنی ہے
بھلے وُہ بعد میں کر دیں شہید عید کے دِن

نماز پڑھتے ہی کچھ ٹُوٹی قبروں پر جانا
یہ بات پائی ہے بے حد مفید عید کے دِن

خدا پہ اور صنم پر اِکٹھے پیار آیا
صنم کی چومی ہے حبل الورید عید کے دِن

کہا جو رو کے وُہ وعدہ؟ تو ہنس کے کہنے لگے
ہر ایک کرتا ہے وعدے وعید عید کے دِن

کسی کی سمت اِشارہ نہیں ہے قیسؔ مگر
بڑے بڑے بنیں گے زَن مرید عید کے دِن

کتاب خریدیئے

آپ میری کتاب لیلیٰ خریدنے کے لیے علم و عرفان پبلشرز۔ 40 الحمد مارکیٹ اردو بازار، لاہور تشریف لایئے یا گھر بیٹھے کیش آن ڈیلیوری کے لیے فون آرڈر کریں۔ قیمت 300 روپے بمعہ ڈاک خرچ۔ 144 صفحات 330 گرام۔

Phone : 0092-42-37232336, 37352332

نوٹ: کچھ آٹو گرافڈ کاپیاں بھی موجود ہیں مگر ان کے لیے جلد آرڈر کیجیے

Buy my book "Laila" Visit Ilm-o-Irfan Publishers, 40-Alhamd Market Urdu Bazaar Lahore - Pakistan, 54000 or Order it on phone for home delivery. 144 Pages, 330 Grams, Price 300 Rs. (Including Postal Expenses(
Phone : 0092-42-37232336, 37352332
Note: For autographed copies order quickly

آنکھ بند کر کے لیجیے وہ کتاب
قیس کا جس پہ نام ہے صاحب

یہ ہاتھ رُخ سے ہٹاؤ کہ عید آئی ہے

یہ ہاتھ رُخ سے ہٹاؤ کہ عید آئی ہے
نظر نظر سے ملاؤ کہ عید آئی ہے

سہیلیوں کے، خریداری کے، عزیزوں کے
کسی بہانے سے آؤ کہ عید آئی ہے

کسی کو دیکھ کے بے اِختیار میں نے کہا
چراغ گھی کے جلاؤ کہ عید آئی ہے

دو لب ملیں گے " محبت " کا لفظ جو بھی کہے
سنو ! لبوں کو ملاؤ کہ عید آئی ہے

میں شرط باندھ چکا ہُوں ہِلالِ عید کے ساتھ
ذِرا نقاب ہٹاؤ کہ عید آئی ہے

تمہارے دِل میں اگر سچ میں کوئی چور نہیں
تو پھر گلے سے لگاؤ کہ عید آئی ہے

پرانے سارے بہانے ہیں **قیسؔ** کو اَزبر
نئے بہانے بناؤ کہ عید آئی ہے

کیا آپ ٹویٹر پر موجود ہیں؟

میرا ٹویٹر اکاؤنٹ بہت زیادہ ایکٹو ہے۔ روزانہ تازہ اشعار کے ساتھ ساتھ مکمل غزلیات بطور الگ الگ اشعار ٹویٹر پر شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اگر آپ ٹویٹر پر موجود ہیں تو میرے اس ٹویٹر ہینڈل سے منسلک ہو سکتے ہیں۔

Twitter.com / ShahzadQais

تو منہ تو میٹھا کراؤ کہ عید آئی ہے

تو منہ تو میٹھا کراؤ کہ عید آئی ہے
ذِرا سا پاس تو آؤ کہ عید آئی ہے

سنی سنائی پہ میں اِعتبار کرتا نہیں
مجھے یقین دِلاؤ کہ عید آئی ہے

قریب بیٹھو کوئی بات چھیڑیں موسم کی
چلو حنا ہی دِکھاؤ کہ عید آئی ہے

مقامِ دِل پہ مرے تین اُنگلیاں رَکھ کر
مجھے وُجود میں لاؤ کہ عید آئی ہے

گلے نہ ملنے کی کوئی دَلیل تو ہو گی
وُہ کان میں ہی بتاؤ کہ عید آئی ہے

تمہیں بہانے بنانے اَبھی نہیں آتے
بہانے سیکھ کے جاؤ کہ عید آئی ہے

جو شعر لکھنے پہ ڈانٹا تھا **قیسؔ** کو تم سے
وُہ شعر گا کے سناؤ کہ عید آئی ہے

ٹیکسٹ فائلیں ڈاؤن لوڈ کیجیے

اگر آپ اپنی وال، پیج یا گروپس میں میری شاعری پیش کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی سہولت کے لیے یہ میری تمام کتب کی تازہ ترین ٹیکسٹ فائلیں موجود ہیں۔یوں ایک تو آپ کو ٹائپنگ کی زحمت نہیں کرنی پڑے گی۔ دوسرے یکساں اور تازہ ترین متن دستیاب ہو گا۔

حسب فرصت ملاحظہ کیجیے۔

لیلیٰ	http://SQais.com/QaisLaila.html
دِسمبر کے بعد بھی	http://SQais.com/QaisDecember.html
تتلیاں	http://SQais.com/QaisTitliyan.html
عید	http://SQais.com/QaisEid.html
غزل	http://SQais.com/QaisGhazal.html
عرفان	http://SQais.com/QaisIrfan.html

http://SQais.com/QaisInqilab.html	انقلاب
http://SQais.com/QaisDilkash.html	وُہ اِتنا دِلکش ہے
http://SQais.com/QaisNamkiyaat.html	نمکیات
http://SQais.com/QaisNaqsh.html	نقشِ ہفتم
http://SQais.com/QaisIlhaam.html	اِلہام
http://SQais.com/QaisShayer.html	شاعر
http://SQais.com/QaisShair.html	ایک شعر
http://SQais.com/Qais180.html	ایک سو اسی

بام پر دیکھ کے اُن کو جو ہنسا عید کا چاند

بام پر دیکھ کے اُن کو جو ہنسا عید کا چاند
پھول سے ہاتھوں کی چلمن میں چھپا "عید کا چاند"

قد میں یہ بدر کے آگے کسی گنتی میں نہیں
قدَر میں بدر سے ہے کتنا بڑا عید کا چاند

ہر ترقی سے بڑھے شان ، ضروری تو نہیں
قَدر گھٹتی ہی گئی جوں جوں بڑھا عید کا چاند

چشم بستہ تھا کہیں محوِ دُعا کوئی حسیں
مفت میں دیکھ گیا رَنگِ حنا عید کا چاند

میرے بس میں ہو تو اِعلان سراسر کر دُوں
آپ نہ دیکھیے حضرات مرا عید کا چاند

وُہ تو پھر سال میں دو بار نظر آتا ہے
آپ کو کیسے کہوں جانِ اَدا عید کا چاند

اَب تو ہنستا بھی نہیں ایسے کسی منظر پر
چپکے سے سنتا ہے پیمانِ وَفا عید کا چاند

دیکھنے ماہ لبِ بام وُہ کچھ یوں آئے
دیکھ کر اُن کو ہُوا محوِ دُعا عید کا چاند

عید کا چاند کہا پہلے تو سو بار اُسے
پھر جونہی موقع ملا ، چوم لیا عید کا چاند

کیا کسی کو یہ اِکٹھے بھی ہُوئے ہوں گے نصیب؟
تخلیہ ، عشق ، سَبُو ، باغ ، حنا ، عید کا چاند

آسماں پر تو گھڑی بھر کو نظر آیا **قیسؔ**
شوخ آنکھوں میں کئی روز رہا عید کا چاند

میری خدمات حاضر ہیں

میں بطور فری لانسر مختلف افراد ، اداروں کے لیے کام کرتا ہوں۔ ویب سائٹ مینجمنٹ ، سوفٹ ویئر ڈیویلپمنٹ ، آن لائن مارکیٹنگ، کاپی رائٹنگ، مضمون و کالم نویسی، کتابوں کی ایڈیٹنگ، شاعری کی تفہیم و اصلاح، جذباتی مشکلات کا حل، کیریئر کونسلنگ وغیرہ میری ترجیحی جابز ہیں۔ جاری پروجیکٹس کے باوجود ہر ماہ پندرہ ، بیس گھنٹے اضافی نکل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو ان شعبوں میں سے کسی میں میری خدمات درکار ہو تو رابطہ فرمایئے۔ وقت دستیاب ہونے کی صورت میں، میں حاضر ہوں۔ معاوضہ اور دیگر تفصیلات فون، اسکائپ یا وٹس ایپ پر طے کی جاسکتی ہیں۔ شکریہ

غم کے ریلے میں ڈُھلے دِل کی دُعا عید کا چاند

غم کے ریلے میں ڈُھلے دِل کی دُعا عید کا چاند
چشمِ پُر نم کو ہے رِم جھِم کی سزا عید کا چاند

ایک معصوم کے اَرمانوں کا خوں مجھ سے ہُوا
عمر بھر لیتا رہا خون بہا عید کا چاند

اَوّل آویزاں رہا گوہرِ مژگاں پہ ہلال
صبر کی ڈور کٹی، چھن سے گرا عید کا چاند

غش میں دیکھا سَرِ دہلیز کوئی زَخمی جنوں
رینگ کر اَوٹ میں بادَل کی چھپا عید کا چاند

چند لمحوں میں ہی واپس بھی چلا جاتا ہے
کچھ تو ہے جس پہ ہے ہم سب سے خفا عید کا چاند

عید ہے طفل تسلی، مرے خوش بچو!
ہم کو بھی طفلی میں بھاتا تھا بڑا عید کا چاند

سسکیاں ہجر گزیدوں کی سِوا ہوتی گئیں
جانے کس دَرد کی ہوتا ہے دَوا عید کا چاند

چاند کو دیکھ کے اِک چاند بہت یاد آیا
اَب کے آنکھوں میں نہیں دِل میں چبھا عید کا چاند

دَر کے اَندر کی طرف گریاں کناں بند خطوط
ایک ویران حویلی پہ رُکا عید کا چاند

دیکھ کر مجھ کو ہنسا، میں نے کچھ ایسے دیکھا
سال بھر ساتھ مرے روتا رہا عید کا چاند

نیم بسمل ہیں اِسی شہر میں ایسے بھی **قیسؔ**
جن کے مر جانے کی کرتا ہے دُعا عید کا چاند

اس کتاب کا مکمل متن حاصل کریں

اگر آپ اپنی وال، پیج یا گروپس میں یہ شاعری پیش کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی سہولت کے لیے اس کتاب کی تازہ ترین ٹیکسٹ فائل موجود ہے۔یوں ایک تو آپ کو ٹائپنگ کی زحمت نہیں کرنی پڑے گی۔دوسرے یکساں اور تازہ ترین متن دستیاب ہو گا۔

عید از شہزاد قیسؔ

www.SQais.com / QaisEid.html

مجنوں بہت اُداس ہے اور چاند رات ہے

مجنوں بہت اُداس ہے اور چاند رات ہے
لیلیٰ کسی کے پاس ہے اور چاند رات ہے

اِس بار عید ملنے کا وَعدہ تلک نہیں
ہر آس محوِ یاس ہے اور چاند رات ہے

" شب دیدہ جنگلات " سے لاتے ہو جو حنا
اُس میں لہو کی باس ہے اور چاند رات ہے

سوچوں نے زَخم دَھر دِیئے دوزَخ کی ریت پر
چاہت کی بانجھ پیاس ہے اور چاند رات ہے

نیلے فلک کی آنکھوں کا رُومال سُرخ ہے
پورا اُفق اُداس ہے اور چاند رات ہے

بچے تو دوست بچے ہیں، تُو خوش ہے کس لیے
ہر غم کی چاند اَساس ہے اور چاند رات ہے

کہتے ہیں چاند مجنوں بناتا ہے اور **قیسؔ**
پہلے سے بد حواس ہے اور چاند رات ہے

اپنی کتاب آن لائن شائع کریں

یہ کتاب اُردُو پبلک لائبریری کے تحت شائع کی گئی ہے۔ اُردُو پبلک لائبریری آپ کی کتب کی آن لائن اشاعت کا شاندار ذریعہ ہے۔ جہاں سالانہ قلیل معاوضے کے عوض آپ کی کتاب ایک معتبر سائٹ کے ذریعے ماہانہ لاکھوں قارئین تک پہنچ سکتی ہے۔ اگر آپ کی کتاب پہلے سے سوشل میڈیا یا ذاتی ویب سائٹ پر موجود ہے تب بھی اُردُو پبلک لائبریری پر اس کی اشاعت سے اسے ہزاروں اضافی قارئین اور میڈیا رینکنگ میسر آ سکتی ہے۔

ہم اکثر موصول شدہ کتب شائع کرنا چاہتے ہیں تاہم تمام کتب شائع نہیں کی جاسکتیں۔ آپ اپنی کتاب ریویو کے لیے بھجوائیں۔ اگر وہ ہمارے معیار اور قارئین کے پسندیدہ موضوعات کی فہرست میں پوری اتری تو اسے ضرور شائع کیا جائے گا۔ مزید رابطے کے لیے تحریر فرمائیے

Info@UrduPublicLibrary.com

دِل، رُوح تک اُداس ہے اور چاند رات ہے

دِل، رُوح تک اُداس ہے اور چاند رات ہے
اِک بدترین یاس ہے اور چاند رات ہے

وُہ آخری ٹرین میں بیٹھا ہُوا ہو گا
پر یہ تو بس قیاس ہے اور چاند رات ہے

دِل کا سکوں، جگر کا سکوں، ذِہن کا سکون
سب کچھ تو اُس کے پاس ہے اور چاند رات ہے

ٹھنڈی ہَوا کا پَہرا ہے یادوں کے شہر میں
ہر زَخم بے لباس ہے اور چاند رات ہے

لوح و قلم پہ دَرد اُتارے گی چاندنی
دِل فاتر الحواس ہے اور چاند رات ہے

اِک وعدہ اُس کی دید کا، اِک پڑیا زہر کی
دونوں کی یکساں آس ہے اور چاند رات ہے

کچھ لیلیٰ کو جنون ہے تقسیمِ زَخم کا
کچھ **قیسؔ** غم شناس ہے اور چاند رات ہے

عید آئی کہے سارا جہاں، عید مبارک

(ع) عید آئی کہے سارا جہاں ، عید مبارک
ہم مانیں گے جب تم کہو جاں، عید مبارک

(ی) یاروں کو تو فرصت ہی نہیں جشنِ طرب سے
سنتے وُہ بھلا میری کہاں ، عید مبارک

(د) دِل لے کے جنہیں بھول گئے آپ کبھی کا
کہتے ہیں وُہی سوختہ جاں ، عید مبارک

(م) مصروفِ تبسم جو کہیں ہو گا اُسی کو
کہتا ہے یہ دِل گریہ کناں ، عید مبارک

(ب) برسات نگاہوں کی اُتارے تیرا صدقہ
رِہ رِہ کے کہے گھر کی خزاں ، عید مبارک

(ا) اُس موسمی مخلص کو جو دیکھو تو پرندو!
کہنا تمہیں کہتا تھا فلاں ، عید مبارک

(ر) روتے نہیں تو دِل کا نشاں تک بھی نہ رہتا
سینے سے یوں اُٹھتا ہے دُھواں، عید مبارک

(ک) کہہ دیتے ہیں یاد آج تو دُشمن کو بھی تبریک
کیوں تجھ پہ ہیں دو لفظ گراں، عید مبارک

(ہ) ہم تو تری آواز کو ترسے ہُوئے ہیں دوست
کہتا ہو بھلے سارا جہاں ، عید مبارک

(و) ویرانیءِ شب کے کسی کونے میں دَبی قیسؔ
ہچکی کا ہُوا وِردِ زَباں ، عید مبارک

نوٹ: اگر آپ غور فرمائیں تو اس غزل کے ہر شعر کے پہلے حرف کو ملانے سے عید مبارک ہو کا خوبصورت جملہ بنتا ہے۔ چنانچہ آپ کو عید مبارک ہو۔ کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ میرے اکثر کلام میں بہت سے خوبصورت نام، معنی خیز اعترافات اور دلچسپ نکات بھی خفیہ کوڈز کی صورت میں موجود ہیں جنہیں بغور مطالعے پر ڈھونڈا جاسکتا ہے۔ لیکن مجھے یہ افواہ ہی لگتی ہے۔

بند گلی

غریب کوئی بہت دیر تک اُداس رہا
کرے تو کیا کرے اور نہ کرے تو کیا نہ کرے

عنبر کہے خوشبو سے اَذاں، عید مبارَک

(ع) عنبر کہے خوشبو سے اَذاں، عید مبارَک
عید آ گئی اے جانِ جہاں ، عید مبارَک

(ی) یاقوت لبوں پر ترے قربان شگوفے
چندا ہے ترا خنداں نشاں ، عید مبارَک

(د) دیدار جنھیں تیرا ملے اُن کو بھی تبریک
جو تجھ کو جہاں دیکھے ، وہاں عید مبارک

(م) ملنے کو تجھے عید کھڑے ہوں سرِ دربار
درویش و شہنشاہِ زماں ، عید مبارک

(ب) بوسے ترے رُخسار کے ہُوں تتلی کی عیدی
ہر سمت ہو خوشیوں کا سماں ، عید مبارک

(ا) اَللہ مری خوشیاں سبھی بھیج دے تجھ کو
غم بھیجے ترے سارے یہاں ، عید مبارک

(ر) راتیں تری تاباں رہیں ، دِن نورِ درخشاں
خوشبو ہو تری اور جواں ، عید مبارک

(ک)کاسے میں مرے ڈال دے اِک شہد سا بوسہ
اے شیریں دَہَن، شیریں زباں، عید مبارک

(ہ)ہر پل ترا عشرت کدے میں چین سے گزرے
غنچوں سا ہنسے ، غنچہ دَہاں ، عید مبارک

(و)وُہ حرف کہاں جوڑیں گے ہر شعر کا پہلا!
کر دیتے ہیں **قیسؔ** اِس میں نہاں عید مبارک

نوٹ: اگر آپ غور فرمائیں تو اس غزل کے ہر شعر کے پہلے حرف کو ملانے سے عید مبارک ہو کا خوبصورت جملہ بنتا ہے۔ چنانچہ آپ کو عید مبارک ہو۔ کچھ لوگوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ میرے اکثر کلام میں بہت سے خوبصورت نام، معنی خیز اعترافات اور دلچسپ نکات بھی خفیہ کوڈز کی صورت میں موجود ہیں جنہیں بغور مطالعے پر ڈھونڈا جا سکتا ہے۔ لیکن مجھے یہ افواہ ہی لگتی ہے۔

شرط

ستم گروں کی نئی شرط سن رہے ہو **قیسؔ**!
"یہ چاند دیکھ کے ملنے کی بھی دُعا نہ کرے"

بھر آئی آنکھوں میں برسات، عید قاتل ہے

بھر آئی آنکھوں میں برسات، عید قاتل ہے
نہ سو سکا کوئی کل رات ، عید قاتل ہے

بروزِ عید تو غم بھی اکیلا آتا نہیں
غموں کی آتی ہے بارات ، عید قاتل ہے

جوان کلیاں تو زُلفوں کی ڈولی بیٹھ گئیں
اُجاڑ پھرتے ہیں باغات ، عید قاتل ہے

سریلے قہقہے دِل پر عجیب چٹکی بھریں
لبوں کی رَس بھری سوغات، عید قاتل ہے

تَنِ گُلاب پہ آنچل سے بھی ظریف لباس
اُبھارے دِل میں خیالات ، عید قاتل ہے

گَلے ملیں گے جو اُن سے بنے گا اُن کا کیا
ہُوئی ہیں خوشبو سے اَموات، عید قاتل ہے

کہا بڑوں نے جو تیرے، تم عیدی کیا لو گے؟
میں مانگ بیٹھا تیرا ہاتھ ، عید قاتل ہے

تُو آج خوش ہے تو شعروں پہ میرے ہنس لے مگر
بدلتے رہتے ہیں حالات ، عید قاتل ہے

زَمیں کے نیچے کسی قبر میں یہ سوچتا ہوں
بزرگ کہتے تھے دِن رات، عید قاتل ہے

ہے مرد ذات پہ عید اِس لیے گراں بھائی !
کہ عید بھی ہے مسمات ، عید قاتل ہے

اِشارہ کافی ہے **قیسؔ** آج کل کے لڑکوں کو!
ہزار باتوں کی اِک بات ، عید قاتل ہے

عدل

سہیلیوں کی طرح ہم سے عید نہ ملیے
خیال کیجیے مَردوں کا حصہ دُگنا ہے

لچکتی کلیوں کی برسات، عید قاتل ہے

لچکتی کلیوں کی برسات ، عید قاتل ہے
پھر اُس پہ شوخ اِشارات ، عید قاتل ہے

عروسی غنچوں کی ملکہ نے جب کہا" آداب"
تو میں تو مر گیا کل رات عید قاتل ہے

جوان شاعری گلیوں میں دَندنانے لگی
تھرکتی غزلوں کی بہتات عید قاتل ہے

کسر مہینے کی اِک دِن میں ہی کہیں شیطان
کرے نہ پوری،ہیں خدشات،عید قاتل ہے

بدن کی سیج ہے غنچوں کا چھچماتا چمن
لباس ، لمس کے باغات عید قاتل ہے

جو بے زَبان ہیں ، قربان اُنہی کو ہونا ہے
سو شہر ہوں کہ مضافات عید قاتل ہے

دَوپٹہ ، چُوڑِیاں ، جھمکے ، حنا ، ہنسی ، خوشبو
ہیں اَپنے قتل کے آلات ، عید قاتل ہے

کہیں کہیں ہو تو اِنسان بچ بھی جائے جناب
گلی گلی میں لگی گھات ، عید قاتل ہے

گزار دیتے ہیں وُہ عید ہوتوں سوتوں میں
ہمیں تو دیتے ہیں لمحات عید قاتل ہے

وُہ صرف عورتوں سے عید مل کے بیٹھ گئے
مسل کے رَکھ دی مساوات، عید قاتل ہے

اُودھم مچاتے ہیں کیوں چاند دیکھ کر ہم **قیسؔ**
وُہ کہنے آتا ہے: "حضرات، عید قاتل ہے"

نیا ایڈیشن ڈاؤن لوڈ کریں

چونکہ میں اپنی کتب اپ ڈیٹ کرتا رہتا ہوں اس لیے ہو سکتا ہے اس کتاب کا نیا ایڈیشن آ چکا ہو۔ ابھی اس لنک کے ذریعے نیا ایڈیشن ڈاؤن لوڈ کیجیے۔

www.SQais.com / QaisEid.pdf

زَخم اَپنانا کتنا مشکل ہے

زَخم اَپنانا کتنا مشکل ہے
چیخ دَفنانا کتنا مشکل ہے

کتنی آساں ہے صبر کی تلقین
صبر آ جانا کتنا مشکل ہے

عید کے دِن مجھے ہُوا معلوم
خوش نظر آنا کتنا مشکل ہے

بھیک دے دیتا ہُوں یہ سوچ کے میں
ہاتھ پھیلانا کتنا مشکل ہے

کتنی آساں تھی فیصلے کی گھڑی
آہ ! پچھتانا کتنا مشکل ہے

آپ نے بھی کبھی کیا محسوس ؟
بات پلٹانا کتنا مشکل ہے

موت تک جاگنا ہے سُولی پر
دِل کو بہلانا کتنا مشکل ہے

کاش سمجھانے والے بھی سمجھیں
خود کو سمجھانا کتنا مشکل ہے

آہ ! ڈولی نما جنازے پر
پھول برسانا کتنا مشکل ہے

مجھ پہ بیتی ہے مجھ سے پوچھو جناب!
لاش گھر لانا کتنا مشکل ہے

قیس بننے کے بعد جانا قیس
قیسؔ بن جانا کتنا مشکل ہے

عید اور چاند انتخاب

عید اور چاند کے موضوع پر میری دیگر کتب سے اشعار

چاند کو دیکھ کے ملنے کی دُعا نہ چھُوٹے

چاند کو دیکھ کے ملنے کی دُعا نہ چھُوٹے
ہاتھ گر نیچے کریں "پلکیں" اُٹھا کر رکھنا

(کتاب: "دِسمبر کے بعد بھی")

وُہ چاند عید کا اُترے جو دِل کے آنگن میں

وُہ چاند عید کا اُترے جو دِل کے آنگن میں
ہم عید روز منائیں ، وُہ اِتنا دِلکش ہے

(کتاب:" لیلیٰ ")

ہر ایک ہاتھ پہ چھَپ جاتا تھا کیو فار قیسؔ

ہر ایک ہاتھ پہ چھَپ جاتا تھا کیو فار **قیسؔ**
میں چاند رات پہ منہدی لگایا کرتا تھا

(کتاب "نمکیات")

تمام رات فقط چاند دیکھتے رہنا

تمام رات فقط چاند دیکھتے رہنا
تمہارا کام کسی دِن تمام کر دے گا

(کتاب:" لیلیٰ")

سنا ہے کروٹیں گنتا ہے چاند، راتوں کو

سنا ہے کروٹیں گنتا ہے چاند ، راتوں کو
کئی ستارے تو چھت پر اُتر کے دیکھتے ہیں

(کتاب: "لیلیٰ")

سنا ہے عید کا چاند اُن کی راہ تکتا ہے

سنا ہے عید کا چاند اُن کی راہ تکتا ہے
خوشی کے دیپ، قدم خوش نظر کے دیکھتے ہیں

(کتاب: ''لیلیٰ'')

چاند کو ڈھونڈنے ہم سارے نکلتے ہیں مگر

چاند کو ڈُھونڈنے ہم سارے نکلتے ہیں مگر
ڈُھونڈنے کس کو نکلتا ہے یہ مہتاب جناب

(کتاب: '' لیلیٰ '')

قیسؔ کل شب ملایا اُنہیں چاند سے

قیسؔ کل شب ملایا اُنہیں چاند سے
چاندنی اُن سے شہ مات کھانے لگی

(کتاب: "لیلیٰ")

ایک ہی خواہش کا دورِ پُر سُکوں

ایک ہی خواہش کا دورِ پُر سُکوں
چاند راتوں کی دُعا ، یادَش بخیر

(کتاب: "لیلیٰ")

چودھویں کا چاند، نصف دِن کا آفتاب

چودھویں کا چاند، نصفِ دِن کا آفتاب
چند رے آفتاب، چند رے ماہتاب ہے

(کتاب: ''لیلیٰ'')

چاند یاقوت لب کا آئے نظر

چاند یاقوت لب کا آئے نظر
عید میں حشر تک مناؤں گا

(کتاب:" لیلیٰ ")

ذِرا سی قوسِ رُخ کی رِہ گئی پردے سے شب باہر

ذِرا سی قوسِ رُخ کی رِہ گئی پردے سے شب باہر
ہلالِ عید بولا چاند کا دیدار ہے لیلیٰ

(کتاب: " لیلیٰ ")

گیسوؤں والا چاند بھی ہو گا

گیسوؤں والا چاند بھی ہو گا
چلتا پھرتا گلاب دیکھا ہے

(کتاب: "لیلیٰ")

کھلونے عید پہ جگنو کو لے کے دیتے ہیں

کھلونے عید پہ جگنو کو لے کے دیتے ہیں
تو تتلیوں کو قبائیں ، وُہ اِتنے نازُک ہیں

(کتاب: ’’ لیلیٰ ‘‘)

عید پر آنے والے کیا جانیں

عید پر آنے والے کیا جانیں
کس نے کیسے بسر یہ سال کیا

(کتاب: "لیلیٰ")

تم آئے کہ خوشیوں پہ عید آ گئی

تم آئے کہ خوشیوں پہ عید آ گئی
تم آئے کہ خنداں ہلال آ گیا

(کتاب: " لیلیٰ ")

جگ منائے گا عید، دیکھ کے چاند

جگ منائے گا عید، دیکھ کے چاند
میں تجھے دیکھ کر مناؤں گا

(کتاب: "لیلیٰ")

وُہ آئیں بام پہ تو پانچ عیدیں پکی ہیں

وُہ آئیں بام پہ تو پانچ عیدیں پکی ہیں
وُہ چار چاند لگائیں، حسین اِتنے ہیں

(کتاب: "لیلیٰ")

حرفِ آخر

جب تلک لکھنے والا زندہ ہے
ہر غزل نا تمام ہے صاحب

میری تمام شاعری ایک دائمی طالب علم کی مسلسل سیکھنے کی جدوجہد ہے۔ اس ضمن میں کسی کلام میں تبدیلی یا منسوخی کا عمل ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ آپ کسی بھی پہلو میں کوئی نقص یا بہتری کی تجویز رکھتے ہوں تو میں تہہ دل سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ ضرور لکھیے میں حتی الامکان اپنے بیان، اظہار، مطالب اور پیشکش میں بہتری لانے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔

آپ کا شکریہ

اتنے مصروف دور میں اس عاجزانہ کاوش کو چند لمحے دینے پر میں تہہِ دل سے آپ کا شکر گزار ہوں۔ اپنے پسندیدہ شعر سے متعلق رائے دینے یا اپنے قیمتی مشوروں سے نوازنے کے لیے ضرور رابطہ کیجیے۔ سدا خوش رہیے۔ خدا حافظ

20 جون 2017۔ شام 5 بج کر 5 منٹ

شہزاد قیسؔ۔ لاہور

عید مبارک

آپ اور آپ کے تمام پیاروں کو عید مبارک ہو

عید سعید